عرفان
(حصہ اول)
اللہ
جل جلالہ
مصنف
سلطان الفقراء حضرت فقیر نور محمد سروری قادری کلاچوی علیہ الرحمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے خدا نورِ محمد ﷺ کو درخشاں کر دے — نورِ عرفان سے دنیا میں چراغاں کر دے

سینہ سینا ہو ہر اک آنکھ ہو بینا جس سے — خامہ مثلِ یدِ بیضا مرا تاباں کر دے

حصہ اول

مصنف

سلطان الفقراء حضرت فقیر نور محمد سروری قادری کلاچوی علیہ الرحمہ

نوری روحانی تحریک حلقہ کراچی

نام کتاب	عرفان (حصہ اول)
مصنف	حضرت فقیر نور محمد سروری قادری کلاچوی
اشاعت	اٹھائیسویں (ستمبر 2008)
تعداد	1000
کمپیوٹر کمپوزنگ	ثاقب عبدالرحیم، کاشف کھیانی
قیمت	[illegible]
پرنٹر	حسن پرنٹنگ پریس
فوٹو کمپوزنگ	الرضا گرافکس
ٹائٹل ڈیزائننگ	محمد فرحان قادری (داتا پرنٹرز)

ملنے کا پتہ

فقیر عبدالحمید سروری قادری

نوری دربار کولاچی ڈیرہ اسمٰعیل خان

محمد صدیق کھیانی (ایڈوکیٹ ہائی کورٹ)

ناظم نوری روحانی تحریک حلقہ کراچی

3۔میزانائن فلور ہملٹن کورٹ G-2 بلاک 7 کلفٹن کراچی۔ 75600

Ph : 021-5863443 Cell : 0300-2681263

Email : noori_roohani_tehrik@yahoo.com
noori.r.tehrik@gmail.com

مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ط اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ط اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ (النور، آیت ۳۵)

اگر تمام روئے زمین کے لوگوں کے بدنی اعمال کو یکجا کیا جائے تو وہ ذاکر قلبی کے ایک دفعہ کے ذکر کے ثواب کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ اس واسطے کہا گیا ہے۔ تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ یعنی ذاکر قلبی ایک دم کا صحیح فکر تمام جن وانس کی عبادت سے بہتر ہے۔

دل بدست آور کہ حج اکبر است　　　　از ہزاراں کعبہ یک دِل بہتر است

(رومیؒ)

ترجمہ:۔ "اپنے دل کو حاصل کر کیوں کہ یہی حج اکبر ہے اور ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے"۔

ہمارے پیرو پیشوا اور روحانی مربی حضرت سُلطان العارفین قدّس اللهُ سِرَّہُ العَزِیز کا ارشادِ گرامی ہے کہ اگر دِل ایک دفعہ کہے یَا اَللّٰہُ تو اس کا ثواب ظاہری زبان سے ستر ہزار دفعہ ختم قرآن شریف کے برابر ہے۔ اور دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر لطیفۂ روح ایک دفعہ کہے یَااَللّٰہُ تو ستر ہزار دفعہ لطیفۂ قلب کے یا اللہ کہنے کے برابر درجہ رکھتا ہے۔ اس کی مزید توجیہہ اور فلاسفی یہ ہے کہ تمام قرآن مجید کا نُور اسم اللہ ذات میں اس طرح مُنْدَرِج ہے۔ جس طرح پھل کے اندر درخت ہوتا ہے۔ ظاہر زبان سے ستر ہزار دفعہ ختم قرآن شریف یا ستر ہزار دفعہ یَااَللّٰہُ کہنے کے ایک ہی معنی ہوئے۔ دوسری توجیہہ یہ ہے کہ انسان کے وجود میں لطیفۂ دل اس طرح جاری اور ساری ہے۔ جس طرح دُودھ کے اندر مکھن ہے۔ اور جس طرح مکھن کے ذرّات دُودھ کے ہر ذرّے کے اندر موجود ہیں۔ اس طرح لطیفۂ دل انسانی وجود کے رگ وریشے خون گوشت اور مغز میں شامل اور محیط ہے۔ جب ذاکر کا دل ذکرِ اللہ سے گویا ہو جاتا ہے اور وہ ذکر کبھی تمام بدن میں سرایت کر جاتا ہے تو بدن کا ذرّہ ذرّہ اور ذاکر کے جسم پر ہر بال حرکت میں آ کر صاف طور پر حروف اور بلند صورت سے جہراً اَللّٰہُ اللہُ پکارنے لگ جاتا ہے۔ جسے ذاکر ہوش اور بیداری کی حالت میں کانوں سے سُنتا ہے۔ خواب وخیال اور وہم وگمان کو اس میں مطلق دخل نہیں ہوتا۔ اس